سوال

(264) نماز میں سترے کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سترے کے بارے میں کیا حکم ہے اوراس کی مقدار کتنی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں سترہ سنت موکدہ ہے، البتہ امام کے سترہ پر اکتفا کی وجہ سے مقتدی کےلیے سترہ اختیار کرنا مسنون نہیں ہے۔اس کی مقدار کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

«مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ» (صحيح مسلم، الصلاة، باب سترة المصلى...ح: ۵۹۹)

’’کجاوے کے پچھلے حصے کی طرح ہو۔‘‘

لیکن یہ اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار ہے جب کہ اس سے کم تر مقدار بھی جائز ہے کیونکہ دوسری حدیث میں آیا ہے:

«إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ لِصَلَاتِهِ وَلَوْ بِسَهْمٍ» (مسند احمد، ح: ۳/۴۰۴ وصحیح ابن خزیمة، سترة المصلی، ح: ۸۱۱)

’’جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سترہ اختیار کرے، خواہ وہ تیر کے بقدر ہو۔‘‘

ایک اور حدیث میں ہے جسے امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے:

«أَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَخُطَّ خَطًّا» (سنن ابي داود، الصلاة، باب الخط اذا لم يجد عصا، ح: ۶۸۹ وسنن ابن ماجه، اقامة الصلوات، باب ما يستر المصلى، ح: ۹۴۳ واللفظ له وصحيح ابن خزيمة، سترة المصلى: ۲/۱۲، ۸۱۱)

’’اگر اسے کوئی چیز نہ ملے تو کم از کم لکیر ہی کھینچ لے۔‘‘

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''بلوغ المرام'' میں لکھا ہے کہ جس لسینے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا ہے، اس کی بات درست نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں کوئی ایسی علت نہیں جس کی وجہ سے اسے رد کر دیا جائے، لہٰذا ہم یہ کہتے ہیں کہ سترہ کی کم سے کم مقدار لکیر اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 291

محدث فتویٰ